Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | منگل ۱۴ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ، ۲۴ تبوک ۱۳۷۰ہش، ۲۴ ستمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۱۳

خدا کا احسان ہے کہ اسے کچھ پیش کرنے کی توفیق ملی

"وہ لوگ جو عجز کے ساتھ قربانی کرتے ہیں جن کے دل میں شکریہ پیدا ہوتا ہے وہ جانتے ہیں کہ سب کچھ خدا کی عطاء ہے۔ ہم نے جو کچھ واپس کیا اس کا بہت تھوڑا واپس کیا جو اس نے ہمیں دیا تھا۔ اس نے ہمارا احسان نہیں ہے۔ خدا کا یہ بھی احسان ہے کہ اس نے ہمیں دیا اور یہ بھی احسان ہے کہ اس میں سے کچھ اس کے حضور پیش کیا"
(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

" انسان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے اور نیکی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک ترک شر دوسرا افاضۂ خیر۔ ترکِ شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا جب تک اس کے ساتھ افاضۂ خیر نہ ہو۔ یعنی دوسروں کو نفع بھی پہنچائے اس سے پتہ لگتا ہے کہ کس قدر تبدیلی کی ہے اور یہ مدارج تب حاصل ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات پر ایمان ہو اور اُن کا علم ہو۔ جب تک یہ بات نہ ہو۔ انسان بدیوں سے بھی بچ نہیں سکتا۔ دُوسروں کو نفع پہنچانا تو بڑی بات ہے۔ بادشاہوں کے رُعب اور تعزیراتِ ہند سے بھی تو ایک حد تک ڈرتے ہیں اور بہت سے لوگ ہیں جو قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے پھر کیوں احکم الحاکمین کے قوانین کی خلاف ورزی میں دلیری پیدا ہوتی ہے۔ کیا اس کی کوئی اور وجہ ہے بجز اس کے کہ اُس پر ایمان نہیں ہے؟ یہی ایک باعث ہے"
(ملفوظات جلد اول صد ۶۶ھ)

حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بہت لحاظ رکھو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"میرا کام کہنا ہے سو وہ تو میں کسی نہ کسی صورت میں کہہ ہی دوں گا۔ اکثر آدمی کہہ دیتے ہیں کہ "میاں! یہ سب باتیں کہنے کی ہوا کرتی ہیں۔ ان کو دیکھا ہوا ہے ہمیشہ ایسی ہی باتیں کیا کرتے ہیں۔ کیا انہوں نے مر کر دیکھا ہوا ہے۔ اس قسم کے وعظ کرنے کی تو ان کی ایک عادت ہے۔" مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ باتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ قرآن کریم میں لکھا ہے (.....) سو میں نہایت ہی درد بھرے دل سے کروڑوں دفعہ تاکید کے ساتھ کہتا ہوں کہ استغفار اور لاحول کثرت سے پڑھو۔ اور صدقہ اور خیرات بہت کرو اور رو رو کر خدا سے دُعائیں مانگو کہ اے ہمارے رب ہمیں ظالم قوم کے لئے آزمائش (فتنہ) نہ بنانا۔ یہ نہایت ضروری باتیں ہیں جو میں تمہیں پہنچا دیتا ہوں۔ دیکھو چار بلائیں سامنے ہو رہی ہیں۔ قحط کو تو خود تم بھی محسوس کر رہے ہو۔ اگر انسان بڑی محنت بھی کرے گا تو کس قدر کمائے گا۔ عام لوگ تو ۸ یا ۹ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں کما سکتے۔ آج کل چھ سیر روپیہ کا آٹا بکتا ہے۔ اور ہر ایک چیز گراں ہو گئی ہے۔ اس لئے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ بد صحبتوں سے کنارہ کش رہو۔ بعض صحبتوں میں بیٹھ کر انسان پھر انہیں کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے اور بعض طبیعتیں ہوتی ہیں کہ وہ دوسروں کا اثر جلد قبول کر لیتی ہیں۔ کسی نے نظم سنائی تو اور اگر کسی نے نثر سنائی تو کسی نے نکتہ چینی کی تو اور اگر کسی نے غیبت شروع کر دی تو ایسی طبیعتوں کے لوگ سب کے شریک شروع ہو جاتے ہیں۔ بقدر طاقت اور مقدرت کے انسان کو چاہیئے کہ ایسی صحبتوں سے کنارہ کش رہے جن کا اس پر بُرا اثر پڑتا ہو۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بہت لحاظ رکھو۔ میں یہ اللہ کے لئے نصیحت کرتا ہوں۔ نمازوں میں بہت دُعائیں کرو۔ میں خود بھی مانگتا ہوں اس لئے تمہیں بھی کہتا ہوں کہ تم بھی مانگو۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت کرے۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء)

"دنیا میں ہزاروں لذتیں ہیں مگر رقت جیسی کوئی بھی لذت نہیں۔ یہی ہے جس سے نماز اور عبادت کا مزا آتا ہے اور پھر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا"
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دُعا

محترمہ افتخار بیگم صاحبہ اہلیہ پیر محمد عالم صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لنڈن بعارضہ قلب گذشتہ چند ماہ سے جرمنی میں بیمار ہیں۔ حال ہی میں اُن کے پتہ کا آپریشن ہوا ہے۔ اب انجائنا کا اپریشن بھی کچھ عرصہ بعد ہونے والا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل صحت کیلئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

○ مکرم ملک رفیق احمد صاحب کارکن امانت تحریک جدید موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں زخمی ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم میاں عبدالماجد صاحب آف میاں بھائی آٹو سٹور سمن آباد لاہور دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

○ عزیزم مشہود احمد صاحب ابن مکرم مسعود احمد صاحب ربوہ حصول اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک جا رہے ہیں۔ آپ شیفیلڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کریں گے احباب سے درخواست ہے کہ عزیز مشہود احمد صاحب اور دیگر تمام احمدی طلباء کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابیاں عطا فرمائے۔

اعلان نکاح

مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی کا نکاح عزیزہ آصفہ بشرہ بنت مکرم محمد حنیف صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال کے ہمراہ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۲۰ ستمبر ۹۱ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس نکاح کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴ تبوک ۱۳۷۰ھ ش ۲۴ ستمبر ۱۹۹۱ء

مشعلِ راہ

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں:-

(۱) اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے جس سے پرے کوئی خوشی نہیں۔

(۲) جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں اور جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے اصل جنت خدا ہے۔

(۳) انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔

(۴) جیسے اللہ تعالیٰ باوجود آشکارا ہونے کے مخفی اور نہاں درنہاں ہے اور اس لئے الغیب بھی اس کا نام ہے اسی طرح پر ایمان بالغیب بھی ایک چیز ہے جو گو مخفی ہوتا ہے مگر عامل کی عملی حالت سے ظاہر ہو جاتا ہے۔

(۵) انگریزی اور مغربی قومیں دنیا کی تلاش اور خواہش میں لگی ہوئی ہیں۔ ابتدا میں ایک موہوم اور خیالی اُمید پر کام شروع کرتے ہیں۔ سینکڑوں جانیں ضائع ہوتی ہیں ہزاروں لاکھوں روپے برباد ہوتے ہیں آخر ایک بات پا ہی لیتے ہیں۔ پھر کس قدر افسوس اور تعجب ان پر ہے جو کہتے ہیں خدا نہیں مل سکتا۔ کس نے مجاہدہ اور سعی کی اور خدا کو نہیں پایا؟

(۶) رحمانی کمال کے آدمی آسمان پر ایک شہرت اور عزت پاتے ہیں اسی طرح شیطانی کمال کے آدمی شیاطین کی ذریّت میں شہرت رکھتے ہیں

(۷) شیطان جھوٹ، ظلم، جذبات، خون، طول، امل، ریا اور تکبّر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے اس کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ، صبر، محویت فنافی اللہ، اخلاص، ایمان، فلاح۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دعوتیں ہیں۔

(۸) یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تمام انسان نمونہ کے محتاج ہیں اور وہ نمونہ انبیاء علیہم السلام کا وجود ہوتا ہے۔

(۹) زندگانی کی زیادہ خواہش اکثر گناہوں اور کمزوریوں کی جڑھ ہے۔

(۱۰) یاد رکھو یورپی فلسفہ ضلالت سے بھرا ہُوا ہے۔ یہ انسان کو ہلاکت کی طرف بلاتا ہے۔

ابتلا کی دعا نہیں کرتا
لیکن آجائے تو سر آنکھوں پر
سارے جذبات ہیں خدا کے لئے
میری اُمید ہو کہ خوف و خطر

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

○

آج بے کل نہیں ترا بیمار
آبدیدہ ہیں کس لئے غمخوار؟

نہ مجھے حسرتِ گل و لالہ
نہ مجھے خواہشِ نوائے ہزار

قرض کس عیش کا چکانا ہے؟
نہ مجھے چھیڑ اے نسیمِ بہار!

دِل میں صرف آپ کی محبّت ہے
بات اتنی ہے واجب الاظہار

بیچ بہتی ہے وقت کی ندّی
مَیں ہوں اِس سمت اور تو اُس پار

لڑکھڑاتا ہے گنبدِ افلاک
تجھ سے پی کر چلا کوئی میخوار

حُسن اُٹھاتا نہیں ہے رُخ سے نقاب
عشق کرتا ہے بار بار اصرار!

سعید احمد اعجاز

کتابیں پڑھنے کے بعد لائبریری کو بھیج دیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ آپ پر رحم کرتا رہے کا ایک اہم ارشاد

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں کرے نے فرمایا:-

"افراد سے مَیں یہ کہوں گا کہ آپ اپنی زندگی میں (اور آپ سے میری مراد وہ دوست ہیں جنہیں علم کا شوق ہے اور کتابیں خریدتے ہیں) بہت سی کتب ایسی بھی خریدتے ہیں کہ جب پڑھ لیتے ہیں تو ان میں آپ کو کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ پس ایسے دوستوں کو سوچنا چاہیئے کہ ایسی کتاب میں ایک ہزار دوسرے آدمیوں کو دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے وہ ایسی کتب (خلافت) لائبریری میں بھیج دیں۔ ان کا اپنا شوق تو پورا ہو گیا ....

اگر ہماری ساری جماعت اس طرف توجہ کرے اور ساری جماعت سے مراد پاکستان کی جماعت نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتیں مراد ہیں جن میں کروڑ ڈیڑھ کروڑ سے بھی شاید زیادہ افراد ہوں۔ پس اگر دوست توجہ کریں تو ہمیں سال میں ایک لاکھ کتابیں آسانی سے مل سکتی ہیں۔"

(الفضل مورخہ ۲ مئی ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

حضرت ابراہیم علیہ السلام جس زمانہ میں مبعوث ہوئے اس زمانہ کے لوگوں میں بھی شرک پایا جاتا تھا۔ جسکو مٹانے کے لئے آپ کو بہت بڑا جہاد کرنا پڑا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں بھی شرک پیدا ہو چکا تھا۔ لیکن چونکہ وہ دور صفاتِ الٰہیہ کے احساس کا ابتدائی دور تھا۔ اسلئے شرک بھی صرف بسیط شکل میں تھا۔ یعنی بعض لوگ اپنے بزرگوں کے مجسمے پوجنے لگ گئے تھے۔ یا بعض نے کوئی اور سادہ قسم کا شرک اختیار کر لیا تھا۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں شرک ایک فلسفیانہ مضمون بن گیا تھا۔ اور اب عقلوں پر فلسفہ کا غلبہ شروع ہو گیا تھا۔ اور اسکے ساتھ ہی توحید کی باریک راہیں نکل آئی تھیں جن پر عمل کرنا صرف توحید کے موٹے موٹے مسائل پر عمل کرنے سے بہت مشکل تھا۔ اسکی ایسی ہی مثال ہے جیسے بت پرستی دنیا میں آج بھی موجود ہے مگر آج جب بت پرستوں کو کہا جاتا ہے کہ تم کیوں بت پرستی کرتے ہو تو وہ کہتے ہیں ہم تو کوئی بت پرستی نہیں کرتے ہم تو صرف اپنی توجہ کے اجتماع کے لئے ایک بت سامنے رکھ لیتے ہیں۔ گویا شرک تو وہی ہے جو پہلے تھا۔ مگر اب شرک کو ایک نیا رنگ دے دیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں شرک کو ایک نیا رنگ دے دیا گیا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو صرف یہی نصیحت نہیں فرمائی کہ تم خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کرتے ہو اور خدا تعالیٰ پر اُن کے بارہ میں افترا کرتے ہو بلکہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ ہستیاں جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پرستش کرتے ہو تمہیں رزق نہیں دے سکتیں پس اللہ تعالیٰ سے اپنا رزق مانگو اور اسکی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو تم کو اسکی طرف لوٹا کر لے جایا جائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے انہیں پانچ امور کی طرف توجہ دلائی

اوّل :۔ اس امر کی طرف کہ معبودانِ باطلہ جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کے متعلق تمہارا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ وہ تمہاری حاجت روائی کرتے یا مشکلات میں تمہارے کام آتے ہیں۔ ان میں نہ تو کسی کو ایک ذرہ بھر نفع پہنچانے کی طاقت ہے اور نہ وہ کسی کو ایک ذرہ بھر نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

دوم :۔ ہر قسم کا رزق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اسلئے تم اسی سے مانگو جو تمام خیر و برکت کا منبع ہے اور جسکے ہاتھ میں تمام نعمتوں کے ذخائر ہیں

سوم :۔ عبادت بھی اللہ تعالیٰ ہی کی بجا لاؤ کسی اور کو قابلِ پرستش نہ سمجھو۔

چہارم :۔ ان نعمتوں پر جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہیں عطا کی گئی ہیں۔ اس کا شکر بجا لاؤ اور ان کی قدر و قیمت کا احساس اپنے اندر پیدا کرو۔

پنجم :۔ تم مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے والے ہو اسلئے ایسے اعمال بجا لاؤ جو تمہیں خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا مستحق بنا سکیں۔

یہ امور بتاتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نے انہیں صرف بتوں کی پرستش سے نہیں روکا بلکہ اس فلسفہ کو بھی ردّ کیا ہے جو اس بت پرستی کے پیچھے اس زمانہ میں کام کر رہا تھا۔ اور انہیں بتایا ہے کہ پتھر کے بے جان بتوں نے تمہیں کیا دینا ہے۔ تم اگر کچھ لینا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو جو اپنے اندر تمام طاقتیں رکھتا ہے۔

حضرت امام جماعت الاول اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے سنایا کرتے تھے کہ ایک بڑھیا تھی جو بڑی نیک اور عبادت گذار تھی۔ میں نے اس سے کہا کہ مائی مجھے کوئی خدمت بتاؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر تمہاری کوئی خواہش ہو تو اس کو پورا کر کے ثواب حاصل کروں۔ وہ کہنے لگی اللہ کا دیا سب کچھ ہے مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں میں نے پھر اصرار کیا اور کہا کہ کچھ تو بتاؤ۔ میری بڑی خواہش ہے کہ میں تمہاری خدمت کروں۔ وہ کہنے لگی نور الدین (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) مجھے اور کیا چاہیئے کھانے کے لئے روٹی اور اوڑھنے کے لئے لحاف کی ضرورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ مجھے دو روٹیاں بھجوا دیتا ہے۔ ایک میں کھا لیتی ہوں اور ایک میرا بیٹا کھا لیتا ہے۔ اور ایک لحاف ہمارے پاس موجود ہے جس میں ہم دونوں ماں بیٹا سو رہتے ہیں۔ میں ایک پہلو پر سوئے ہوئے تھک جاتی ہوں تو کہتی ہوں بیٹا اپنا پہلو بدل لے۔ اور میں دوسرے پہلو پر لیٹ جاتی ہوں۔ اس کا پہلو تھک جاتا ہے تو وہ مجھے کہتا ہے اور میں اپنا پہلو بدل لیتی ہوں۔ بس بڑے مزے سے عمر گذر رہی ہے۔ اور کسی چیز کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے پھر اصرار کیا تو کہنے لگی اچھا اگر تم بہت ہی اصرار کرتے ہو تو پھر مجھے ایک موٹے حرفوں والا قرآن لا دو۔ میری نظر اب کمزور ہو گئی ہے اور باریک حروف نظر نہیں آتے۔ موٹے حرفوں والا قرآن مل جائے تو میں آسانی سے قرآن پڑھ سکوں گی۔ اب ایک طرف اس بڑھیا کی حالت کو دیکھو اور دوسری طرف اس امر کو سوچو کہ اب اگر کوئی چار سو روپیہ ماہوار کماتا ہے تو وہ بے چین ہے۔ پانچ سو روپیہ ماہوار کماتا ہے تو وہ بھی بے چین ہے۔ دو ہزار روپیہ ماہوار کماتا ہے تو وہ بھی بے چین ہے۔ حالانکہ مال حاصل کرنا اصل مقصود نہیں بلکہ اصل مقصود راحت اور چین ہوتا ہے۔ اور اگر یہی حاصل نہ ہو تو روپیہ لے کر کسی نے کیا کرنا ہے لیکن اگر انسان اپنے دل میں شکر گذاری کا جذبہ پیدا کرے تو اسے عالم کا ذرہ ذرہ اپنا حسن دکھائی دیتا ہے اور چونکہ عالم کا ہر ذرہ خدا تعالیٰ کے احسان کے نیچے ہے اس لئے اسے خدا ہی اپنا حسن حقیقی نظر آتا ہے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ دلی کے ایک بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں۔ ان کے متعلق لکھا ہے کہ انہیں لڈو بہت پسند تھے۔ دلی میں بالائی کے لڈو بنتے ہیں جو بہت لذیذ ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کوئی شخص بالائی کے لڈو انکے پاس ہدیۃً لایا۔ ان کے ایک شاگرد غلام علی شاہ بھی اس وقت پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے دونوں لڈو ان کو دے دیئے۔ بالائی کے لڈو بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اخروٹ کے برابر بلکہ اس سے بھی چھوٹے ہوتے ہیں۔ انہوں نے ایک دفعہ ہی وہ دونوں لڈو اٹھائے اور منہ میں ڈال لیئے جب وہ کھا چکے تو حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا میاں غلام علی معلوم ہوتا ہے تم کو لڈو کھانے نہیں آتے۔ وہ سن کر خاموش ہو گئے۔ مگر کچھ دنوں کے بعد ان سے کہنے لگے حضور مجھے لڈو کھانے سکھا دیجئے۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ نے کہا کہ اگر اب کسی دن لڈو آئیں تو مجھے بتانا۔ میں تمہیں لڈو کھانا سکھا دوں گا۔ کچھ دنوں کے بعد پھر کوئی شخص ان کے لئے بالائی کے لڈو لایا میاں غلام علی صاحب کہنے لگے حضور آپ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ میں تمہیں لڈو کھانا سکھا دوں گا۔ آج اتفاقاً پھر لڈو آ گئے ہیں آپ مجھے بتائیں کہ لڈو کس طرح کھائے جاتے ہیں انہوں نے اپنا رومال نکالا اور اس پر وہ لڈو رکھ کر ایک لڈو سے ذرا سا ٹکڑا توڑ کر اپنے منہ میں ڈالا اور پاک ہے تو اے خدا! کہنے لگ گئے۔ پھر فرمانے لگے واہ مظہر جان جاناںؒ تجھ پر تیرے رب کا کتنا بڑا فضل ہے۔ یہ کہہ کر پھر پاک ہے تو اے خدا کہنے لگ گئے۔ اور اپنے شاگرد کو مخاطب کر کے فرمایا میاں غلام علی یہ لڈو کن کن چیزوں سے بنتا ہے۔ انہوں نے چیزوں کے نام گننے شروع کر دیئے۔ اس میں کچھ بالائی ہے کچھ میٹھا ہے کچھ میدہ ہے۔ یہ سن کر انہوں نے پھر ...... کہنا شروع کر دیا۔ اور فرمایا میاں غلام علی تمہیں پتہ ہے یہ میٹھا جو لڈو میں پڑا ہے کس طرح بنا۔ انہوں نے بتایا کہ زمیندار نے پہلے گنا بویا پھر بیلنے میں اس کو بیلا پھر رس تیار ہوئی اور اس سے شکر بنائی گئی حضرت مظہر جان جاناںؒ فرمانے لگے دیکھو وہ زمیندار جس نے نیشکر کو بویا تھا وہ کس طرح اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے کھیتوں میں گیا اس نے ہل چلایا کھیتوں کو پانی دیا اور ایک لمبے عرصے تک محنت و مشقت برداشت کرتا رہا۔ صرف اس لئے کہ مظہر جان جاناںؒ ایک لڈو کھالے یہ کہہ کر وہ پھر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد فرمانے لگے چھ ماہ زمیندار اپنے کھیت کو پانی دیتا رہا۔ پھر کس

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

لیکومیا کا علاج

کہتے ہیں گذشتہ دنوں امریکہ میں ایک انیس سالہ لڑکی خون کی کمی کی بیماری میں مبتلا تھی اس بیماری کو عام طور پر لیکومیا کہا جاتا ہے۔ پہلے تو اس کا علاج ناممکن سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب تجربات نے بتایا ہے کہ علاج ہو تو سکتا ہے لیکن ایک ننھے منے بچے کی ہڈی کے گودے سے علاج کیا جانا چاہیئے۔ یہ ننھا منا بچہ کون ہو۔ کیا ہر بچے کی ہڈی کا گودا لیکومیا کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ ان سوالوں کے جواب تلاش کئے جاتے رہے اور ڈاکٹروں نے فیصلہ یہ کیا کہ ہر بچہ تو نہیں لیکن جب بچہ ماں کے رحم میں ہوتا ہے اسی وقت پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ اس بچے کی ہڈیوں کا گودا مریض کے کام آسکے گا یا نہیں۔

یہ انیس سالہ لڑکی جو بیمار تھی اسکے والدین ادھر ادھر تلاش کرتے رہے کہ کوئی ایسا بچہ ملے لیکن اپنا بچہ دینے کے لئے کون تیار ہو سکتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے فیصلہ کیا کہ اگرچہ ہماری عمر تو کسی قدر زیادہ ہو گئی ہے لیکن اگر اب اللہ تعالیٰ ہمیں بچہ دے تو ہم اسکی ہڈیوں کے گودے سے اپنی بڑی بیٹی کا علاج کریں گے۔ اور اس وقت بیوی ۴۲ سالہ تھی خاوند اس سے کچھ بڑا ہی ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں بچہ دے دیا اور اس بچے کی ہڈیوں کے گودے سے اس کی بڑی بہن کا علاج کیا گیا پہلے تو اس ننھے منے بچے کی پیدائش سے پہلے یہ تجربہ کیا گیا کہ اس کا گودا مفید ثابت ہوگا کہ نہیں اور جب وہ بچہ پیدا ہو گیا تو اسکی پیدائش کے ۱۴ ماہ بعد ۲،۵ سنٹی میٹر لمبی سوئی اسکے ایک کولہے میں چبھو کر اسکی ہڈی کا گودا نکالا گیا۔ کہتے ہیں کہ یہ سرخ مادہ ایک کپ کے قریب تھا اور اتنا ہی مادہ اس بڑی لڑکی کو زندہ رکھنے کے لئے ضروری تھا۔ جب یہ گودا حاصل کر لیا گیا تو ڈاکٹروں نے فوری طور پر اسکی بڑی بہن کو اپریشن میز پر لٹا کر اس کے سینے میں سے اس گودے کو اس کی رگوں میں داخل کرنا شروع کیا۔ چنانچہ جب سارا گودا اسکے جسم میں داخل کر دیا گیا اور اسکے بعد آثار ایسے پیدا ہو گئے کہ اس لڑکی کی صحت درست ہو گئی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ یہ گودا اسکی رگوں میں پہنچا تو دیا جاتا لیکن اسکی رگیں اسے مسترد کر دیتیں یا کوئی انفکشن ہو جاتی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا اور اس سے اس بڑی لڑکی کی زندگی بچ گئی ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ لیکومیا کے مریض کے اس عمل سے ۷۰ فی صد بچ رہنے کا امکان ہوتا ہے۔ یہ بڑی لڑکی جس کا نام مرلیسا (MARISSA) ہے کو تین برس سے یہ مرض لاحق تھا۔ ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ اگر اس کا ہڈیوں کے گودے کے ساتھ علاج نہ کیا گیا تو یہ زیادہ سے زیادہ دو سال مزید زندہ رہ سکے گی۔ چنانچہ اسکے والدین نے جن کا نام آبے عبالا اور میری عبالا ہے زبانی بھی لوگوں سے کہا اور اشتہار کے ذریعہ بھی اس بات کی درخواست کی کہ کوئی شخص ان کی بچی کو اپنے بچے کی ہڈیوں کا گودا دے دے تاکہ وہ بچ رہے۔ لیکن وہ گودا ایسا ہونا چاہیئے جو مرلیسا کے خون سے مطابقت رکھتا ہو۔ لیکن انہیں اس بات میں کامیابی نہ ہوئی۔ والدین نے انتہائی کوشش کی کہ وہ کسی ایسے شخص کا پتہ لگا سکیں جو انہیں گودا دینے کے لئے تیار ہو۔ اگرچہ اس کا ایک بھائی بھی تھا لیکن اس کا گودا اپنی بڑی بہن مرلیسا کے خون سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔ ڈاکٹروں کے مشورہ سے یہ فیصلہ کیا کہ ہمیں ایک اور بچے کو جنم دینا چاہیئے۔ جسکے گودے کو استعمال کر کے ہم اپنی اس بڑی لڑکی کی زندگی بچا سکیں اس فیصلے کے بعد اور خاص طور پر اس بچے کی پیدائش کے بعد مسئلہ یہ اٹھ کھڑا ہوا کہ کیا اخلاقی طور پر کسی عورت کا اسلئے حاملہ ہونا کہ وہ اپنے بچے کے جسم کے کسی حصے یا جسم کے کسی ٹشو سے کسی اور کا علاج کرے گی درست ہے یا نہیں۔ جب لوگوں سے پوچھا گیا تو ۴۵ فی صد نے کہا بالکل درست ہے اور ۳۷ فیصد نے کہا کہ یہ بات تو ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ ایک بچے کو محض اس لئے جنم دیا جائے کہ وہ کسی بڑے کی زندگی بچا سکے۔ یہ لوگوں سے پوچھنا اپنی جگہ پر لیکن مرلیسا کی زندگی بچ گئی اور اب وہ خاصی تندرست زندگی بسر کر رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس ننھے منے بچے کا نام انیسا (ANISSA) رکھا گیا۔

اسکے اپریشن سے بارہ دن پہلے خاص طور پر طبی امداد بہم پہنچائی جاتی رہی۔ اب یہ تو ڈاکٹر ہی بتا سکتے ہیں یا وضاحت کر سکتے ہیں کہ کس قسم کی دوائیاں اس چھوٹے بچے کو دی گئیں (طبی زبان میں اسے ریڈی ایشن اور کیموتھراپی کی خوراکیں دی گئیں) ان سے مقصد یہ تھا کہ جس ہڈی سے گودا نکالا گیا ہے اسکو فی الحال مردہ کیا جائے جسکے نتیجے میں اسکے سر کے بال گرنے شروع ہو گئے اور بعض اور علامات بھی ظاہر ہوئیں۔ لیکن جیسا کہ انہیں علم تھا۔ دو سے چار ہفتوں کے اندر اندر اس کے جسم میں نئے سیل بننے شروع ہو گئے اور انہوں نے انیسا کو ایک نئی زندگی عطا کر دی اگرچہ بعض لوگوں نے تو اسے ایک طبی معجزہ سمجھا لیکن بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے اسے ناپسند کیا ان کا خیال یہ ہے کہ اگر اس طرح علاج کیا جانے لگا تو ہو سکتا ہے کہ بہت سے بچوں کو جنم دینا تو چاہیں لیکن رحم مادر میں پتہ چلے کہ مریض کے خون کے ساتھ ان کی مطابقت نہیں ہے اور چونکہ وہ بچے کو اپنے بچے کے طور پر جنم نہیں دینا چاہتے۔ اسلئے ہو سکتا ہے کہ وہ اسقاط حمل کی طرف مائل ہو جائیں۔ اور اسکے علاوہ اسکی خرید و فروخت اس حد تک شروع ہو جائے کہ لوگ بچوں کی پیدائش کی غرض صرف یہی سمجھنے لگیں کہ انہوں نے کسی بڑے بیمار کے علاج کے لئے اپنے جسم کا کوئی حصہ ـــــ دینا ہے اگرچہ یہ کہا جاتا ہے کہ اس طرح گودا دینے سے دینے والے کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ لیکن پھر بھی عمل تو تکلیف دہ ہے اور اس کے اغراض بھی بعض لوگوں کے خیال میں ناپسندیدہ ہیں۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جس بچے کی ہڈیوں سے گودا نکالا جائے گا۔ آخر اس نے تو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی۔ گویا کہ ماں باپ اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے اپنے ننھے منے بچے کو ایک ایسے عمل پر مجبور کر دیں گے۔ جس میں اسکی اپنی مرضی شامل نہیں ہو گی۔ اگر بچے کو پتہ ہو کہ کیا کیا جا رہا ہے تو کیا وہ اس کی اجازت دے گا یا نہیں۔ یہ تو پتہ ہی نہیں چل سکتا۔ مرلیسا کے والدین کہتے ہیں کہ اگر ہمیں یہ پتہ بھی چل جاتا کہ رحم مادر میں جس بچے کا تجربہ کیا جا رہا ہے اس کا خون مرلیسا کے خون سے مطابقت نہیں رکھتا تب بھی ہم اسقاط حمل کا کبھی نہ سوچتے۔ اب ہم خوش ہیں کہ ہماری بڑی بیٹی کی صحت بھی اچھی ہو گئی اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایک اور بیٹی بھی دے دی۔

آپ کا خط ملا

محترمہ عائشہ منگل صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان امریکہ سے لکھتی ہیں:-

کافی عرصہ سے آپ کو خط لکھنے کا ارادہ کر رہی ہوں۔ لیکن ہر دفعہ ہی کوئی عذر آڑے آیا۔ سب سے پہلے تو آپ کو الفضل کو موجودہ شکل میں پیش کرنے کی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ہر مضمون ہر صفحہ پہلے سے زیادہ۔ بہتر اور زیادہ دلچسپ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ہر روز الفضل کا شدت سے انتظار ہوتا ہے کہ کب آئے اور کب ہم اسے الف سے یے تک پڑھیں۔ آپ کا MOST RECENT مضامین کا سلسلہ "کاغذی ہے پیرہن" بھی بہت دلچسپ ہے۔ سائنسی مضامین بھی بہت سی نئی معلومات میں اضافہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور بہترین خدمت کی توفیق دیتا رہے۔

یاد رفتگاں کے لئے بھی کافی عرصہ سے ابی جی کے بارے میں مضمون لکھنے کا ارادہ ہے۔ بلکہ تھوڑا تھوڑا کچھ حصے لکھے بھی تھے۔ پھر درمیان میں سستی کر دی آپ کا اعلان بھی الفضل میں پڑھا تھا۔ ان کے متعلق معلومات مہیا کرنے کے بارے میں۔ اس کے جواب میں بھی آپ کو نہ لکھ سکی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ضرور کچھ لکھ کر بھیجوں گی ابی جی (پروفیسر نصیر احمد خان صاحب) کے بارے میں۔ اصل میں میری اردو بھی کوئی خاص نہیں اور لکھنے میں زیادہ تجربہ بھی نہیں رکھتی ابی جی کی نظمیں الفضل میں شائع کرنے کا بہت بہت شکریہ پچھلے دنوں تو کافی چھپی ہیں۔ امی بھی یہاں میرے پاس ہی تھیں۔ کل واپس جا رہی ہیں۔ اس طرح یہ خط بھی آپ تک جلدی پہنچ جائے گا دعاؤں میں ہمیں اور ہمارے بچوں کو بھی یاد رکھیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔۔۔۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــ نون۔ سین

بنگلہ دیش

بنگلہ دیش میں گذشتہ دنوں سابق صدر حسین محمد ارشاد کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا تھا کہ نہ وہ ساری عمر جیل میں رہیں گے اور نہ خالدہ ضیاء ہمیشہ برسرِ اقتدار رہیں گی۔ ان کا دراصل مطلب یہ تھا کہ پھر ایسے حالات یقیناً پیدا ہوں گے جب وہ سیاست میں آکر ملک کے لئے کوئی کردار ادا کر سکیں گے۔ شائد صدارت ہی کا۔ کون جانے۔ لیکن جہاں تک خالدہ ضیاء کا تعلق ہے ان کی پارٹی نے ضمنی الیکشن کی گیارہ نشستوں میں سے پانچ نشستیں جیت لیں۔ (اگرچہ یہ غیر حتمی نتائج کے مطابق کہا جاتا ہے) غیر سرکاری طور پر بی۔این۔سی نے ڈھاکہ سے دو اور ایک ایک بوگرہ اور کھولہ سے اور چٹاگانگ سے نمائندے کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس طرح خالدہ ضیاء کو ۳۳۰ نشستوں کی پارلیمنٹ میں ۱۶۶ سیٹیں لینے کی وجہ سے اکثریت حاصل ہو جائے گی کہتے ہیں کہ جہاں تک شمالی علاقوں کا تعلق ہے وہاں خالدہ ضیاء کی پارٹی کے نمائندوں کو سابق صدر کی پارٹی کے نمائندوں نے شکست دے دی۔ الیکشن کے معاً بعد یہ الزام تراشی شروع ہو گئی کہ غلط ووٹ بھگتائے گئے ہیں اور لوگوں پر تشدد بھی کیا گیا ہے۔ پولیس کے ریکارڈ کے مطابق ۳۰۰ افراد زخمی ہوئے اور ایک سو افراد کو اس لئے حواست میں لے لیا گیا کہ ان پر غنڈہ گردی اور قتل و غارت کا الزام تھا۔

اسی دوران شیخ حسینہ جو پارلیمنٹ میں حزب اختلاف کی لیڈر ہیں اور عوامی لیگ کی صدر کی گاڑی پر بھی گولیاں چلائی گئیں۔ اور وہ بال بال بچیں۔ شمالی علاقے میں وزیر اعظم خالدہ ضیاء کی پارٹی کی شکست سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ علاقہ سابق صدر ارشاد کا مضبوط علاقہ ہے۔ اگرچہ ان کے نمائندوں نے ووٹ تو پہلے سے کم لئے لیکن پھر بھی ہارنے والوں سے ان کا فرق خاصا زیادہ تھا۔

امریکہ ۔ لاٹری ویزا

اطلاع ملی ہے کہ "لاٹری ویزا" جس کے ذریعے امریکہ نے چالیس ہزار افراد کو امریکہ میں مستقل رہائش کا ویزا دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس سے پاکستانی، بنگلہ دیشی اور بھارتی لوگ فائدہ نہیں اٹھا سکتے گذشتہ روز نیویارک میں امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا کہ امریکہ ایک نئی قسم کا ویزا جاری کر رہا ہے۔ جسے وہ لاٹری ویزا کا نام دیتا ہے۔ اس ویزا کے مطابق جو لوگ درخواست دیں گے انہیں قانونی طور پر امریکہ میں رہائش کا حق حاصل ہو جائے گا۔ وہاں وہ نوکری بھی کر سکیں گے اور آخر کار انہیں امریکہ کی شہریت بھی دے دی جائے گی۔ لاٹری ویزا کی کل تعداد چالیس ہزار بتائی گئی ہے۔ اور اس کے لئے درخواستیں ۱۴ سے ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء تک حاصل کی جائیں گی۔ جن ممالک سے یہ درخواستیں لی جا رہی ہیں۔ ان میں پاکستان بنگلہ دیش اور بھارت کا نام شامل نہیں کیا گیا۔ ان چالیس ہزار میں سے چوبیس ہزار کو ان ۳۳ ملکوں سے درخواستیں لی جائیں گی جن میں البانیہ، الجیریا، ارجنٹائن، آسٹریا، بلجیئم، چیکوسلواکیہ، ڈنمارک اور سوویٹ بالٹک ریاستیں جو حال ہی میں آزاد ہوئی ہیں۔ اسٹونیا، لٹویا اور لتھوانیا، فن لینڈ، جرمنی، برطانیہ، اٹلی، جاپان، انڈونیشیا ہنگری، پولینڈ، سوئٹزرلینڈ اور سویڈن ہیں جب کہ سولہ ہزار درخواستیں صرف آئرلینڈ ہی سے وصول کی جائیں گی۔ صدر بش نے گذشتہ سال اس بل پر دستخط کئے تھے۔ چالیس ہزار افراد جو لاٹری ویزا حاصل کریں گے۔ ان میں سے متعدد لوگ ایسے ہونگے جو غیر معمولی قابلیت کے حامل ہوں گے۔ خاص طور پر سائنس، آرٹ، تعلیم، تجارت یا زندگی کے کسی بھی اور شعبے میں۔ اور یہ لوگ مسلمہ طور پر ان قابلیتوں کے حامل ہونگے۔ اگر وہ لوگ جن کا تعلق تعلیم یا تحقیق سے ہو گا چاہیں گے کہ انہیں مزید تعلیم حاصل کرنے یا مزید تحقیق کرنے کا موقعہ بھی دیا جائے گا۔ ایسے افراد یا ایسے حکام جو بین المملکتی تنظیموں کے ساتھ تعلق رکھتے ہونگے یا ایسے ہی لوگ جو وہاں پر ملازمت کرنا چاہیں گے۔ ایسی اپنی دائرہ کاریں اور انہیں امریکہ کی کسی تنظیم نے ملازمت کا وعدہ کیا ہو گا۔ انہیں بھی اس قسم کے ویزے میں شامل کر لیا جائے گا۔ ایسے گریجوایٹ جو کسی شعبہ علم میں ماہر ہوں گے اور امریکہ جانے کی درخواست دیں گے۔ ان کے لئے بھی اس ویزا میں مواقع رکھے گئے ہیں۔ اس قانون میں جو نئی ترامیم کی گئی ہیں ان کے مطابق اسے خاصا وسیع کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔

سیاہ فاموں کے جھگڑے

جیسا کہ پہلے بھی بتایا گیا ہے ایک طرف تو جنوبی افریقہ میں یہ امید پیدا ہو رہی تھی کہ صدر مملکت ڈے کلارک اور اے۔این۔سی کے صدر نیلسن منڈیلا کے درمیان گفتگو کے ذریعے ملکی حالات تبدیل کئے جا رہے تھے۔ ایسے قوانین جو نسل پرستی کی پالیسی کی بنیادوں پر استوار کئے گئے تھے انہیں مسمار کیا جا رہا تھا اور خیال یہ تھا کہ عنقریب افریقیوں کی خواہشات پوری ہوں گی اور ایک شخص ایک ووٹ کے تحت انتخابات کروا کے حکومت کی باگ ڈور سیاہ فام لوگوں کے ہاتھ میں آجائے گی۔ لیکن جب سے اس قسم کی کامیابیوں کی کرن ظاہر ہونا شروع ہوئی ہے نیلسن منڈیلا کی پارٹی اور "ان کا تھا"، فریڈم پارٹی کے سیاہ فام لوگوں کی بستیوں میں جھگڑے شدید سے شدید تر ہو گئے ہیں۔ اگرچہ پولیس صحیح طور پر تو نہیں بتا سکتی کہ کون کہاں مارا گیا ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ ادھر ادھر مختلف جگہوں پہ جھگڑے زیادہ شدت اختیار کر رہے ہیں اور ان جھگڑوں میں سیاہ فام لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔ گذشتہ روز جو آپس میں لڑائی ہوئی اس میں سوپیو SOWEPO میں ۲۰ آدمی مارے گئے اور دیگر مختلف قصبات میں ۴۶ آدمی اور یہ ہلاکت ہر طرف پھیل رہی ہے۔ پولیس بھاگ دوڑ تو کرتی ہے لیکن اکثر اوقات ان کے پہنچنے سے پہلے کئی لوگ ہلاکت کے منہ میں جا چکے ہوتے ہیں۔ نیلسن منڈیلا نے گذشتہ روز صدر ایف ڈبلیو ڈی کلارک سے ملاقات کر کے اسی بات پر گفت و شنید کی کہ اگر یہ جھگڑے روکے نہ جا سکے تو وہ تمام اقدامات جو کہ آزادی کی طرف لے جانے کے لئے کئے گئے تھے۔ غیر مؤثر ہو کر رہ جائیں گے۔ اگرچہ نیلسن منڈیلا اور ڈے کلارک کی آپس میں گفت و شنید کی تفاصیل تو جاری نہیں کی جاتیں لیکن تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ دونوں اس بات پر پریشان ہیں کہ بات آگے بڑھتے بڑھتے رک جاتی ہے اور کسی نتیجہ پہ پہنچنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جاتا ہے۔ جب تک امن و امان نہ ہو اور جب تک سیاہ فام لوگ آپس میں جھگڑا کرنا بند نہ کر دیں اس وقت تک نیلسن منڈیلا اور ڈے کلارک کی بات چیت جس سے سیاہ فام لوگوں کی آزادی کی طرف قدم بڑھایا جا سکے ناممکن ہو جاتی ہے اور جن اقدامات کے لئے حکومت تیار ہوتی ہے۔ ان میں بھی روڑے اٹکائے جاتے ہیں اور اگر جنوبی افریقہ میں سیاہ فام لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر نہ رہ سکیں تو وہاں اس قسم کی جمہوریت جس کا اب تقاضا کیا جا رہا ہے کس طرح قائم ہو سکتی ہے اور دیگر ممالک بھی ان سیاہ فام جنوبی افریقیوں کی کس طرح کوئی مدد کر سکتے ہیں۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

محنت سے اس نے نیشکر کو بیلا اس سے رس نکالی اور پھر آگ جلا کر کتنی دفعہ وہ اس دنیا کے دوزخ میں گیا۔ محض اس لئے کہ مظہر جان جاناں رح ایک لڈو کھا لے اس کے بعد انہوں نے اسی طرح میدہ اور بالائی کے متعلق تفاصیل بیان کرنی شروع کر دیں کہ کس طرح ہزاروں آدمی دن رات ان کاموں میں مشغول رہے انہوں نے اپنی صحت کی پرواہ نہ کی انہوں نے اپنے آرام کو نہ دیکھا۔ انہوں نے اپنی آسائش کو نظر انداز کر دیا۔ اور یہ سارے کام خدا تعالیٰ نے ان سے محض اس لئے کروائے کہ مظہر جان جاناں رح ایک لڈو کھا لے۔ یہ کہہ کر ان پر پھر ربودگی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور وہ (پاک ہے تو رب) کہنے لگ گئے۔ اتنے میں عصر کا وقت آگیا۔ اور وہ اٹھ کر نماز کے لئے چلے گئے اور لڈو اسی طرح پڑا رہا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
"دعا نماز کا مغز اور روح ہے اور رسمی نماز جب تک اس میں روح نہ ہو کچھ نہیں۔ اور روح کے پیدا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ گریہ و بکا اور خشوع و خضوع ہو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طارق محمود سندھو

آبی و فضائی آلودگی

جوں جوں زمانہ ترقی کی طرف گامزن ہے۔ توں توں قدرتی ماحول آلودہ ہوتا جا رہا ہے۔ موجودہ دور میں سائنس نے جس رفتار سے ترقی کی ہے اس کا اندازہ چاروں طرف پھیلی ہوئی صنعتوں سے لگایا جا سکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ شہروں میں ہر طرف گاڑیوں اور موٹروں کی دھوم دھام سائنسی ترقی کا ایک مظہر ہے۔ لیکن اس سائنسی انقلاب نے قدرتی ماحول کو بری طرح آلودہ کیا ہے۔ آلودگی دراصل انسانی ماحول کے طبعی، کیمیائی اور حیاتیاتی خواص میں غیر خوشگوار تبدیلی کا نام ہے۔ اس غیر خوشگوار تبدیلی نے انسانی زندگی کے ساتھ ساتھ دوسرے جانداروں کی زندگی کو بھی متاثر کیا ہے۔

موٹر گاڑیوں اور مختلف فیکٹریوں سے اٹھنے والا دھواں اور زہریلی گیسیں شہروں سے نکلنے والے گندے پانی کے نالے جگہ جگہ کوڑے کے گلے سڑے ڈھیر اور مختلف کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ مسلسل ماحول کو آلودہ کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ فضائی آلودگی کے ساتھ ساتھ پانی کی آلودگی میں بھی روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

امریکہ اور برطانیہ میں آبی آلودگی کا علم ہونے سے پہلے سینکڑوں دریا اور جھیلیں اس کا شکار ہو چکی تھیں۔ ہندوستان میں مختلف کانوں (MINES) میں کام کرنے والے، دھاتوں کو پالش کرنے والے اور پتھروں کی تراش خراش کا کام کرنے والوں میں نصف سے زیادہ مختلف قسم کی گرد کی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔

اسباب

ہر انسانی معاشرہ سے خواہ وہ دیہات ہوں یا شہر ہوں یا صنعتی علاقہ جات ہوں۔ بہت سی غیر ضروری اور گندی مصنوعات پیدا ہو رہی ہیں جو زندہ ماحول (BIOSPHERE) کو خراب کرتی ہیں۔ یہ تمام آلودہ اشیاء (POLLUTANTS) کہلاتی ہیں۔ مثال کے طور پر۔

۱۔ دھواں اور اس کی پیدا کردہ کالک (SOOT AND SMOKE)۔ گرد اور چھوٹی چھوٹی کنکریاں (GRITS)

۲۔ گیسیں۔ سلفر ڈائی آکسائیڈ نائٹروجن آکسائیڈ، ہائیڈروجن سلفائیڈ امونیا کلورین۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ اور کاربن مونو آکسائیڈ

۳۔ کیمیائی مرکبات۔ ایلڈی ہائیڈ نابیین۔ ہائیڈروجن فلورائیڈ۔

۴۔ دھاتیں۔ لیڈ (LEAD) آئرن (IRON) زنک۔ مرکری۔

۵۔ مختلف قسم کی کیڑے مار ادویات۔

۶۔ شہروں کے گندے پانی کے نالے۔

۷۔ تابکاری مادے اور ان کی شعاعیں۔

ہوا میں ۷۸ فیصد نائٹروجن، ۲۱ فیصد آکسیجن، ۰.۰۳ فیصد کاربن ڈائی آکسائیڈ اور اس کے علاوہ کچھ دوسری گیسیں وغیرہ شامل ہیں۔ اگر آکسیجن کے علاوہ ان گیسوں کی مقدار میں اضافہ ہو جائے تو اسے فضائی آلودگی کہیں گے۔

کچھ سال پہلے کے اعداد و شمار کے مطابق امریکہ کا غیر ضروری مواد (WASTE PRODUCT) ایک سال کے دوران درج ذیل ہے۔

۱۔ ۷ ملین گاڑیوں سے اٹھنے والا دھواں

۲۔ ۲۰ ملین ٹن ردی اور گلے سڑے کاغذ (WASTE PAPER)۔

۳۔ ۴۸ ملین ٹن مختلف اشیاء کے چھلکے

۴۔ ۱۴۲ ملین ٹن صنعتوں سے اٹھنے والا دھواں اور زہریلے بخارات۔

۵۔ ۵۰ ملین ٹن دوسرا کاٹ کباڑ (JUNK)

ایک رپورٹ کے مطابق ۱۵۰ اقسام کے بے شمار جانور اور پرندے ماحول (ECOSYSTEM) میں خرابی کے باعث ختم (EXTINCT) ہو گئے۔ اور ماہرین کی ایک اور کمیٹی کے مطابق ہندوستان میں شہروں میں رہنے والی ۱۰۰ ملین آبادی ۲۰۵ ملین ٹن گرد اور دھواں سے متاثر ہوتی ہے یعنی ۴۵ کلو گرام فی آدمی۔

پاکستان میں ۱۹۸۱ء کے اعداد و شمار کے مطابق آلودگی میں ۱۹۶۱ء کے مقابلے میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ یعنی کراچی میں ۱۷۲ گنا، لاہور میں ۱۲۵ گنا، فیصل آباد میں ۱۵۱ گنا، راولپنڈی میں ۱۰۷ گنا اور حیدر آباد میں ۴۷ گنا۔ لیکن اس کے برعکس ۱۹۸۹ء میں غیر سرکاری رپورٹ کے مطابق اس میں مزید اضافہ ہوا ہے یعنی ۱۹۸۱ء سے ۱۹۸۹ء تک کراچی میں ۹۱ گنا، لاہور میں ۸۸ گنا، فیصل آباد میں ۹۴ گنا، راولپنڈی میں ۸۲ گنا اور حیدر آباد میں ۷۸ گنا آلودگی میں اضافہ ہوا۔

۱۹۷۲ء کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ۷ ملین مختلف قسم کی گاڑیاں (AUTOMOBILE) دن رات پٹرول اور ڈیزل استعمال کرتی ہیں۔ پٹرول کا ایک گیلن جلنے کے بعد تقریباً تین (۳) پاؤنڈ کاربن مونو آکسائیڈ اور ۱۵ پاؤنڈ نائٹروجن آکسائیڈ پیدا کرتا ہے۔ اور ہر گیلن تقریباً ۲۰۰۰۰۰۰ سے لے کر ۸۰۰۰۰۰ کیوبک فٹ ہوا کو آلودہ کرتا ہے۔

ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ۱۹۸۷ء سے ۱۹۸۸ء کے دوران مختلف POLLUTANT (آلودہ اشیاء) کا تناسب یہ رہا۔

کاربن ڈائی آکسائیڈ ۔ ۱۰۴.۹۹ ملین ٹن
سلفر ڈائی آکسائیڈ ۔ ۰.۵۹۱ ملین ٹن
کاربن مونو آکسائیڈ ۔ ۲.۰۵۷ ملین ٹن
لیڈ (LEAD) ۔ ۰.۰۵۲۰ ٹن (صرف)

اثرات

فضائی آلودگی سے مختلف پودوں کے پتوں میں کلوروفل کی کمی واقع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے زرد رنگ کے پتے یا پتوں پر زرد رنگ کے دھبے نمایاں ہو جاتے ہیں اس وجہ سے پودے اپنی خوراک صحیح طور پر تیار نہیں کر پاتے اور بعض دفعہ اسی وجہ سے پتے گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور تھوڑا پھل پیدا کرتے ہیں۔

انسانوں میں نظام تنفس متاثر ہوتا ہے اور بعض دفعہ پھیپھڑوں کے سرطان کا موجب بنتی ہے۔ اس کے علاوہ آنکھوں میں اور سانس کی نالی میں سوزش پیدا ہوتی ہے۔ موٹر گاڑیوں کے مکینک اور بسوں اور ٹرکوں کے ڈرائیور کاربن مونو آکسائیڈ اور لیڈ (LEAD) سے متاثر ہوتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں انہیں اپنے مخصوص ماحول سے ملتی ہیں۔ لیکن زیادہ خطرناک اثرات سگریٹ اور تابکاری مادے اور ان کی شعاعوں سے پیدا ہوتے ہیں ایک سگریٹ نہ پینے والا شخص ایک دن میں ایک ڈبی سگریٹ کے دھوئیں کے برابر آلودہ ہوا اپنے اندر لے جاتا ہے۔

صنعتوں نے فضا کے علاوہ پانی کو بھی بہت آلودہ کر رکھا ہے۔ شہروں کے گندے پانی کے نالے اپنا پانی قریبی نہروں اور دریاؤں میں ڈال دیتے ہیں۔ اس پانی میں بہت زیادہ گند اور بے انتہا آلودگی شامل ہوتی ہے اور اس وجہ سے نہروں اور دریاؤں کا پانی بھی خراب ہو جاتا ہے۔

وہ پانی جو مختلف فیکٹریوں سے نالوں کے ذریعے آتا ہے اس میں سوڈیم نائیٹریٹ ہائیڈرازین، امونیم کلورائیڈ اور مختلف بھٹیوں (BLAST FURNISES) سے خارج ہونے والا سائنائیڈ زہر اس میں شامل ہوتا ہے۔ یہ سارا مواد جب دریا اور سمندر میں داخل ہوتا ہے تو بہت سی مچھلیاں اور دوسرے جاندار ہلاک ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ انسان بھی اس پانی سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ کلورین اور اس کے نمکیات جو بیکٹیریا کی روک تھام کے لئے استعمال ہوتے ہیں پانی میں موجود مچھلیوں کو ہلاک کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ پانی جو خود انسان نے آلودہ کیا اپنے پینے کے لئے بھی استعمال کرتا ہے یہ پانی گو مختلف طریقے سے صاف کرنے کے بعد مہیا کیا جاتا ہے، پھر بھی بہت سے اجزاء اس میں موجود ہوتے ہیں اور یہ پانی ہیضہ، ٹائیفائیڈ اور پیچش جیسے امراض پیدا کرتا ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (W.H.O) کے اعداد و شمار کے مطابق ہسپتالوں میں آنے والے کل مریضوں میں ۳۰ فیصد معدے اور انتڑیوں کی بیماریوں کا شکار ہیں۔ جب کہ مرنے والے بچوں میں ۹۰ فیصد بچے اسی وجہ سے ہلاک ہوتے ہیں۔

مارچ ۱۹۷۳ء میں جاپان میں یہ بات نوٹس میں لائی گئی کہ چیسو کارپوریشن (CHISSO CORPORATION) کے ایسیٹو ایلڈی ہائیڈ (ACETO ALDE HYDE) پلانٹ سے خارج ہونے والے ایسیٹو ایلڈی ہائیڈ کے سمندر میں شامل ہونے سے بہت سی مچھلیاں متاثر ہوئیں اور جب انسانوں نے ان مچھلیوں کو کھایا تو وہ اپنے بولنے سننے اور دیکھنے کی طاقت کھو بیٹھے اور بعض ہلاک ہو گئے۔

اس قسم کا پانی جب کھیتوں میں فصلوں کو دیا جاتا ہے تو ان سے پیدا ہونے والی خوراک بھی آلودہ ہو جاتی ہے کیونکہ یہ پانی ان کے اندر جذب ہوتا ہے۔ آج کل پیدا ہونے والی زیادہ تر بیماریاں انہیں آلودگیوں کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہیں۔

توبہ کی حقیقت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گناہ سے کلی طور پر بیزار ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے اور سچے طور سے یہ عہد ہو کہ موت تک پھر گناہ نہ کروں گا۔ ایسی توبہ پر خدا کا وعدہ ہے کہ بخشش دوں گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

ڈان کے ۱۳ فروری کے شمارہ کے میگزین میں مسٹر معصون حسین (MAISOON HUSSAIN) ہندو پاک میں بنیادی حقوق کے متعلق لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ پاکستان میں اگر کوئی شخص مسلمان نہ ہو تو وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہے کہ اس کے ساتھ غداری کی گئی ہے یا اسے اس بات کا احساس شدت کے ساتھ ہوگا کہ اس کی جان و مال غیر محفوظ ہیں۔ یہاں پر عیسائی ۳ء۵ فی صد ہیں۔ ہندو بھی ۳ر۵ فی صد ہیں۔ اور قادیانی (یعنی احمدی) پارسی اور دیگر، ایک فی صد۔ ان کے خیال میں ان لوگوں کی بے اطمینانی کی وجہ یہ ہے کہ انہیں الگ اور ایک مختلف کلاس بنایا جا رہا ہے گویا کہ وہ ساری پاکستانی قوم کے دھارے سے الگ ہیں۔

مسٹر حسین کہتے ہیں کہ وہ اقدامات جن کے ذریعے ان لوگوں کو قوم کے دھارے سے الگ کیا جا رہا ہے۔ ان میں جداگانہ انتخاب حدود آرڈی ننس اور اب شریعت بل ہیں۔ چونکہ ان باتوں کو دستور کا حصہ بنایا جا رہا ہے اس لیئے غیر مسلم ان سے خوف زدہ ہیں کہ ان کے بنیادی حقوق پر زد پڑے گی۔

غیر مسلم کیا سوچتے ہیں ان میں سے ایک مسٹر ایم۔ ایل شاہانی کہتے ہیں کہ ہم مذہبی طور پر بے شک ایک اقلیت ہوں گے۔ لیکن سیاسی اور اقتصادی طور پر ہم اقلیت نہیں۔ ان تمام معاملات میں ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمیں ہر دوسرے شہری کے برابر سمجھا جائے۔ بالکل اسی طرح جس طرح آرٹیکل نمبر ۲۵ میں کہا گیا ہے۔ مسٹر شاہانی ہائی کورٹ کے ایڈووکیٹ ہیں۔ اور وہ تمام غیر مسلموں کے متعلق بات کرتے ہیں شوبھوگیان چندانی جنہوں نے پچاس سال تک ان لوگوں کی طرف سے آواز اٹھائی ہے۔ جنہیں کم تر سمجھا جاتا ہے (انہوں نے کبھی مذہب یا علاقہ یا ذات کا خیال نہیں کیا اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے سیاسی لوگ اور دانشور ان کی عزت کرتے ہیں) وہ کہتے ہیں کہ جب مجھے سندھی ہندوؤں کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ مجھے بہت زیادہ محدود کر دیا گیا ہے۔ میں اپنے آپ کو ایک اقلیت نہیں سمجھتا بلکہ پاکستان کا شہری سمجھتا ہوں۔ دراصل یہ جو احساس بڑھ رہا ہے کہ ان کے ساتھ غداری کی جا رہی ہے جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ وعدے جو قائد اعظم نے پاکستان کے تمام باشندوں سے کئے تھے۔ جب انہوں نے کہا تھا کہ آپ کسی بھی کمیونٹی سے تعلق رکھتے ہوں اور آپ کا رنگ کچھ ہی ہو ذات کچھ ہی ہو اور آپ کا مذہب کچھ ہی ہو آپ پہلے اور پھر اور آخر کار پاکستان کے برابر کے شہری ہیں آپ کے وہی حقوق ہیں اور وہی فرائض جو سب کے ہیں۔ آپ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ آپ کی ذات کون سی ہے۔ یا آپ کا مسلک کیا ہے اس کا حکومت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ وعدے ایک طرف اور اب جو عمل کیا جا رہا ہے وہ دوسری طرف۔ ان دونوں چیزوں میں جو تضاد ہے اس کی وجہ سے لوگ پریشان ہو گئے ہیں۔ قائد اعظم نے یہ کنسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی میں ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو وعدہ کیا تھا۔

مسٹر حسین کہتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ اب اسلامک ریپبلک آف پاکستان میں مسلمانوں کے اور ان کے علاوہ دوسروں کے حقوق و فرائض بالکل مختلف ہیں۔ اگر آپ مسلمان نہیں ہیں تو آپ کیا سمجھیں گے اگر آپ فوج میں ہیں تو یہ انتہائی محالات میں سے ہے کہ آپ بریگیڈیئر سے اوپر کے عہدے میں جا سکیں۔ اگر آپ سرکاری ملازم ہیں تو آپ کسی کارپوریشن کے سربراہ نہیں بن سکتے۔ اگر آپ عدلیہ میں ہیں تو آپ کسی اونچے عہدے پر نہیں جا سکتے۔ صرف ایک غیر مسلم اسوقت عدلیہ کے ایک اونچے عہدے پر ہے۔ آپ کی شہادت مسلمان کے مقابلے میں نصف ہوگی۔ اور اسی طرح موت کی صورت میں معاوضہ بھی نصف ہوگا۔ اگر آپ کسی مسلمان کو قتل کر دیں تو آپ کو پورا معاوضہ دینا پڑے گا۔ اگر آپ ایک عیسائی عورت ہیں اور آپ طلاق مانگتی ہیں تو آپ کے خاوند کو سو کوڑے لگائے جانے کا امکان ہے۔ کیونکہ موجودہ عیسائی قانون کے مطابق طلاق صرف زنا کی صورت میں ہو سکتی ہے اور حدود آرڈی ننس کے مطابق سزا حد ہوگی۔ اگر آپ ایک ہندو ہیں تو آپ کو ایک جاسوس سمجھا جائے گا۔ اپنے ہی ملک کے آپ دشمن قرار دیئے جائیں گے۔ اگر آپ ایک قادیانی (احمدی) ہیں تو آپ کے لیئے مخالفت کا ایک بہت بڑا دروازہ کھل جائے گا۔ آرٹیکل ۲۰ جو ۱۹۸۴ء میں منظور کیا گیا تھا۔ ایک قادیانی پر اس جرم میں مقدمہ چلایا جا سکتا ہے کہ اس نے کلمہ طیبہ پڑھا ہے اور اس نے کلمہ طیبہ کہیں لکھا ہے۔ گذشتہ سالوں میں بہت سے احمدی ایسے ہیں جن پر اس قسم کے مقدمے دائر کئے گئے ہیں۔ انہیں یہ سب کچھ اس لیئے برداشت کرنا پڑتا ہے کہ وہ جسے اپنا مذہب سمجھتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں۔

جہاں تک تقرریاں اور ترقیوں کا سوال ہے بعض اقلیتوں کے حصوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ان کے لیئے کوٹہ مقرر کر دیا جائے۔ اگرچہ کوٹہ مقرر کئے جانے سے ان کے لیئے مزید مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ وہ قوم کے دھارے میں مل نہیں سکیں گے۔ جو مراعات دوسرے مسلمانوں کو دی جاتی ہیں ان سے بہت کم دوسرے لوگوں کو حاصل ہیں۔ جہاں تک جداگانہ انتخاب کا تعلق ہے وہ جنرل ضیاء الحق نے ۱۹۸۷ء میں شروع کیا تھا۔ اس سے غیر مسلم ساری قوم کے دھارے سے الگ ہو کر رہ گئے ہیں۔ غیر مسلم کو اب سارے ملک میں اپنے لیئے ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اور وہ ایسے علاقوں میں نہیں جا سکتا جہاں مسلمان بستے ہوں۔ ایسا کرنے سے ایک عیسائی کے لیئے یہ مشکلات پیدا ہوتی ہیں کہ وہ سب عیسائیوں کے ساتھ رابطہ کس طرح قائم کرے۔ اسی طرح جداگانہ انتخابات کے ذریعے جو غیر مسلم اسمبلی میں جاتے ہیں ان کی تعداد صرف دس ہے۔ حالانکہ کل ممبروں کی تعداد ۲۰۷ ہے اور وہ انتہائی غیر موثر تعداد ہے۔ سابق جسٹس دراب پٹیل جو ایک بہت چھوٹی غیر مسلم اقلیت سے تعلق رکھتے ہیں یعنی پارسی ہیں انہوں نے اپنا ایک نہایت باعزت عہدہ اس لیئے چھوڑ دیا کہ قانون کی برتری ثابت ہو سکے۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلمان رہنماؤں کو غیر مسلم لوگوں کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ ان سے انہیں ووٹ نہیں ملتے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ غیر مسلموں کی مشکلات کے حل کا کوئی ذریعہ نہیں۔ مسٹر شاہانی کہتے ہیں کہ بھٹہ پر کام کرنے والے جو اکثر عیسائی ہیں کے لیئے کوئی خاص حفاظتی قانون لاگو نہیں کیا گیا۔ اگرچہ سپریم کورٹ نے یہ کہہ دیا ہے کہ یہ لوگ بالکل اسی طرح کام کرتے ہیں جس طرح "غلام" ہوں اسی طرح صفائی کا کام کرنے والوں کا حال ہے۔ شوبھا گیان چندانی کہتے ہیں کہ ایک عیسائی دراصل نہیں چاہتا کہ عیسائی اس کی نمائندگی کرے۔ اسی طرح ایک ہندو بھی نہیں چاہتا کہ ایک ہندو اس کی نمائندگی کرے۔ اسے ایک صحیح معنوں میں لیڈر کی ضرورت ہے چاہے وہ کسی کمیونٹی سے تعلق رکھتا ہو۔ جہاں تک امتیازی سلوک کا تعلق ہے۔ قوانین اس قسم کے بنے ہوئے ہیں کہ حکومت صرف ان لوگوں کا ساتھ دے سکتی ہے جو امتیازی سلوک کرتے ہیں اسی لیئے ۱۹۷۸ء سے ۱۹۸۸ء تک غیر مسلموں کی جتنی عبادت گاہوں پر حملے ہوئے۔ انہیں جلایا گیا یا انہیں تباہ کر دیا گیا۔ ایسا پاکستان کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ بات یہ ہے کہ ایک لمبے عرصے تک مارشل لاء کا انتظام رہا اور مذہبی اداروں کی مدد حاصل کی گئی تاکہ غیر جمہوری باتوں کیلئے حمایت کرنے والے مل سکیں۔

مسٹر حسین کے خیال میں مذہب اور سیاست کو آپس میں ملا دینے سے بھی خاصا نقصان ہوا ہے۔ پروفیسر کرار حسین کہتے ہیں کہ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ جب مذہب کو سیاست کے ساتھ ملا دیا جائے تو مذہب روحانیت سے محروم ہو جاتا ہے اور سیاست کا ایک حصہ بن جاتا ہے۔ اور جہاں تک سیاست کا تعلق ہے وہ عقل و دانش کھو بیٹھتی ہے اور شرمناک طریق پر طاقت حاصل کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اور اسی طرح عقل و دانش اور تقدس بھاگ کھڑے ہوتے ہیں تاکہ تعصب کے جانور ان کے پیچھے نہ لگ جائیں۔ یہ آپ نے ایک کنونشن میں پڑھے گئے ایک مقالے میں کہا تھا۔

مسٹر حسین اس سارے مضمون میں یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ جہاں کہیں بھی لوگوں کو انصاف نہیں مل سکے گا۔ لوگوں کے خیالات کو برداشت نہیں کیا جا سکے گا۔ وہاں جمہوریت کا نظام کبھی مضبوط ہاتھوں میں نہیں ہو سکتا کیونکہ جمہوریت صرف اکثریت کے حکومت کرنے کا نام نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہٹلر کا جرمنی سب سے زیادہ ڈیموکریٹک کہلاتا۔ مسٹر ایم۔ ایل۔ شاہانی کا حوالہ دیتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ آزادی جس کے ساتھ انصاف شامل نہ ہو ایسی آزادی ہے جو چند لوگوں کو موقعہ دیتی ہے کہ بہت سے لوگوں پر تشدد کریں۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ آزادی کو آزادی نہیں کہا جا سکتا جب تک اس کے ساتھ انصاف اور محبت شامل نہ کئے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے

خصوصی دُعاؤں کی درخواست

جماعت احمدیہ کے کئی افراد جن میں خاص طور پر سکھر اور ساہیوال کے مقدمات میں ملوث احمدی احباب بھی شامل ہیں قید وبند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں۔ سکھر اور ساہیوال کے اسیران ۱۹۸۴ء سے اب تک پسِ دیوارِ زنداں ہیں۔ دیگر کئی احباب بھی وقتاً فوقتاً اسیرِ راہِ مولیٰ بنتے رہتے ہیں۔

تمام اسیران احبابِ جماعت کی خصوصی دُعاؤں اور دردمندانہ تضرعات کے مستحق ہیں۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے ان اسیران کے مصائب ٹال دے۔ آزمائش کی گھڑیاں ختم کردے اور اپنے فضل و کرم سے ہر تکلیف پر استقامت اختیار کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔

ضرورت کلرک

○ دفتر صدر عمومی میں ایک ایسے کلرک کی ضرورت ہے۔ جو اُردو اور انگریزی خوشخط لکھنے کے علاوہ ڈرافٹ بنانے کا تجربہ بھی رکھتے ہوں۔ ایسے دوست صدر صاحب عمومی سے فوری رابطہ قائم کریں۔

○ وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ میں ایک ٹائپسٹ کی ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب اپنی درخواستیں فوری طور پر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ امیدوار میٹرک پاس اور ٹائپ کی سپیڈ کم از کم ۳۰ الفاظ فی منٹ ہونی ضروری ہے۔ گریجوایٹ کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواستیں امیر صاحب / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔ میٹرک کی سند اور تجربہ وغیرہ کے سرٹیفکیٹ کی نقول ہمراہ شامل ہوں۔

وکیل الدیوان

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کیلئے درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے۔

(۱) آفس کلرک تین عدد، عمر کم از کم 25 سال سے اوپر ہو۔

(۲) ڈرائیور، عمر ۴۰ سال سے اوپر اور سابقہ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔

۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور

میاں بھائی فون ۲۲۳۳۷۳ - ۲۲۳۳۷۲

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ

اوقات کار: ۳½ شام تا ۷ بجے

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

لاہور میں لیزر پرنٹر دو خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنیوالا سب سے پرانا ادارہ

آپ کا اپنا

سلور لنک کمپوزنگ سنٹر

کتب، میگزین، رسالہ جات و دیگر مسودات کی اُردو اور انگلش کمپیوٹرائز کمپوزنگ بارعایت اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزیٹنگ کارڈ، لیٹر ہیڈ اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں۔

کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام

پابندیٔ وقت ہمارا نصب العین

رضیہ محل نمبر ۲ رائل پارک لاہور فون نمبر ۸۶۹۸۸۷

Concept Advertisers

مُلکی خبریں

○ ملک بھر میں یوم عید میلاد النبی مذہبی جوش وخروش اور عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ ملک کے تمام شہروں میں زبردست جلوس نکالے گئے۔ اسلام آباد میں وفاقی حکومت کے تحت سیرت کانفرنس منعقد ہوئی جس کے ابتدائی اجلاس سے صدر نے اور دوسرے اور آخری اجلاس سے وزیر اعظم نے خطاب کیا۔ صدر نے اپنے خطاب میں علماء سے فرقہ واریت ختم کرکے امن و آشتی قائم کرنے میں مدد دینے کی اپیل کی۔ وزیر اعظم نے اپنے خطاب میں کہا کہ شریعت بل کے نفاذ سے ملک نفاذ اسلام کی شاہراہ پر چل پڑا ہے۔ مختلف کمیشن شریعت کے نفاذ کے بارے میں سفارشات تیار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس راستے پر یہ سفر جاری رہے گا۔ سیرت کانفرنس کی ساری کارروائی براہ راست ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے امریکہ میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گوربا چوف کی حمایت میں بولنے والے "اسلام آباد کی بغاوت" پر کیوں خاموش رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کی دنیا ایسی حکومتوں کی خواہش مند ہے جو براہ راست عوام کو جواب دہ ہوں۔

○ چین نے کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کے موقف کی حمایت کرتے ہوئے اس مسئلے کے جلد حل پر زور دیا ہے۔ پاکستان کا دورہ کرنے والے چینی وفد کے قائد نے یہ بات پاک چین انجمن دوستی کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کہی۔

○ بھارت کا اعلیٰ سطحی فوجی وفد ۲۴ ستمبر کو اسلام آباد آئے گا۔ وفد کے دو روزہ قیام کے دوران پاک بھارت سرحدی جھڑپوں پر بات چیت کی جائے گی۔

○ سیکرٹری خارجہ مسٹر شہریار خان نے کہا ہے کہ امریکہ سے ۵۹ء کا دفاعی معاہدہ بحال ہونے کا خیال ہی بے ہودہ ہے اب ایسے معاہدات کا دور ختم ہو چکا ہے۔

○ مردان ڈویژن میں اے این پی اور پیپلز پارٹی کے درمیان بلدیاتی انتخابات میں انتخابی اتحاد کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔

○ گذشتہ روز پی آئی اے کے ایک فوکر طیارے کی کراچی کے انٹرنیشنل ائرپورٹ پر بیلی لینڈنگ کی وجہ سے ہوائی اڈہ ساڑھے پانچ گھنٹے بند رہا۔ فوکر تربیتی پرواز پر تھا چار کیڈٹ پائیلٹ اور ایک کیپٹن محفوظ رہے۔ طیارے کو بھی معمولی نقصان پہنچا

غیر مُلکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں یوم عید میلاد النبی کے موقع پر بڑے بڑے جلوس نکالے گئے۔ اور اس موقع پر آزادی کی جدوجہد تیز کرنے کا عزم تازہ کیا گیا۔ حضرت بل کی درسگاہ میں ممتاز سکالروں اور حریت پسندوں نے خطاب کیا۔ اس موقع پر ایک قرارداد میں بھارت کے انسانیت سوز مظالم کی مذمت کی گئی اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو کہا گیا کہ وہ مسئلہ کشمیر کو حل کرنے میں مداخلت کریں۔ ان قراردادوں میں پاکستان اور ایران کے علاوہ برطانیہ اور امریکہ کے ممبران پارلیمنٹ کا بھی شکریہ ادا کیا گیا جنہوں نے کشمیریوں کے مقاصد کی حمایت کی ہے۔

○ بھارتی حکومت نے اڑی اور کپواڑہ میں ۱۲ افراد کے ہلاک اور زخمی ہونے کی تصدیق کر دی ہے۔ سری نگر کے نواح میں ایک بھارتی فوجی قافلے پر حریت پسندوں نے بم پھینکے جس سے بھارتی فوجی زخمی ہو گئے۔

○ عراق کی ایٹمی صلاحیت کا جائزہ لینے کے لئے ساتویں ٹیم بغداد پہنچ گئی ہے۔ اقوام متحدہ کی یہ ٹیم سابقہ تمام ٹیموں سے بڑی ہے اور یہ ۴۵ ارکین پر مشتمل ہے۔ ابھی تک اقوام متحدہ کی ٹیمیں عراق میں ایٹمی ہتھیار تلاش نہیں کر سکیں۔

○ یوگوسلاویہ کی ریاست کروشیا اور سربیا اور وفاقی حکومتوں کے درمیان جنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ تازہ جنگ بندی کے باوجود جھڑپوں کی اطلاعات ملی ہیں۔ کروشیا کے لوگ خوف وہراس کے باعث اپنے علاقے چھوڑ کر مغربی علاقے میں منتقل ہو رہے ہیں۔

جرمن کلاس

سہ ماہی کورس پر مشتمل جرمن زبان کی نئی کلاس یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء (بروز منگل۔ ۴ بجے شام) سے شروع ہو رہی ہے۔ خواہشمند طلباء و طالبات فارم داخلہ پُر کر دیں

ملک منصور احمد عمر

کوارٹر نمبر ۱۴۵ صدر انجمن احمدیہ

ربوہ